إن الفضل بيد الله — عسى أن يبعثك ربك مقاماً محموداً

الفضل

قادیان دارالامان

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵ — ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی: سالانہ ۔ ششماہی ۔ سہ ماہی ۔ بیرون ہند سالانہ

قیمت ایک آنہ — تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۷ — مورخہ ۱۱ ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ — مطابق ۳ جنوری ۱۹۳۹ء — نمبر ۲

مدینۃ المسیح

قادیان یکم جنوری ۳۹ء۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو نزلہ اور زکام کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

کل دس بجے صبح حضور بذریعہ موٹر لاہور تشریف لے گئے۔ اور ساڑھے سات بجے شب واپس تشریف لائے۔

حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ البتہ سر درد کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کرتے رہیں۔

جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی بڑی تعداد کے واپس چلے جانے کی وجہ سے ۳۰ دسمبر کی صبح کو محلہ دار الفضل کا اور اسی دن شام کو محلہ دار العلوم کا لنگر خانہ بند کر دیا گیا۔ آج دوپہر کو ۱۳۰۲۹ مہمانوں نے اندرون قصبہ کے لنگر خانہ سے کھانا کھایا۔

۳۱ دسمبر ماسٹر محمد علی صاحب اظہر نے اپنی لڑکی کے رخصتانہ پر بہت سے احباب کو مدعو کیا۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب نے بھی شمولیت فرمائی۔ اور دعا کی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سنو کہ خدا کا نبی تمہیں کیا کہہ رہا ہے

"جو کچھ خدا نے مجھے خبر دی ہے۔ وہ بھی یہی ہے کہ اگر دنیا اپنی بدعملی سے باز نہیں آئے گی۔ اور برے کاموں سے توبہ نہیں کرے گی۔ تو دنیا پر سخت سخت بلائیں آئیں گی۔ اور ایک بلا ابھی بس نہیں کرے گی۔ کہ دوسری بلا ظاہر ہو جائے گی۔ آخر انسان نہایت تنگ ہو جائیں گے۔ کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔ اور بہتیرے مصیبتوں کے بیچ میں آکر دیوانوں کی طرح ہو جائیں گے۔ سو اے ہم وطن بھائیو! قبل اس کے کہ وہ دن آئیں۔ ہوشیار ہو جاؤ۔ اور چاہیئے کہ ہندو مسلمان باہم صلح کر لیں۔ اور جس قوم میں کوئی زیادتی ہے۔ جو وہ صلح کی مانع ہو۔ اس زیادتی کو وہ قوم چھوڑ دے۔ ورنہ باہم عداوت کا تمام گناہ اسی قوم کی گردن پر ہوگا۔" (پیغام صلح صفحہ ۹)

ہندو مذہب کا آخری اوتار

"بلاشبہ باوا نانک صاحب کا وجود ہندوؤں کے لئے خدا کی طرف سے ایک رحمت تھی۔ اور یوں سمجھو کہ وہ ہندو مذہب کا آخری اوتار تھا۔ جس نے اس نفرت کو دور کرنا چاہا تھا جو اسلام کی نسبت ہندوؤں کے دلوں میں تھی۔ لیکن اس ملک کی یہ بھی بدقسمتی ہے۔ کہ ہندو مذہب نے باوا نانک صاحب کی تعلیم سے کچھ فائدہ نہیں اٹھایا۔" (پیغام صلح۔ صفحہ ۱۲)

نشانات الٰہیہ کی کثرت

"لوگ کہتے ہیں۔ کہ کوئی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی یہ خیال نہیں کرتے۔ کہ آخر ہم نے بھی ایک دن مرنا ہے۔ وہ نشان جو ان کو دکھلائے گئے۔ اگر نوح کی قوم کو دکھلائے جاتے۔ تو وہ غرق نہ ہوتی اور اگر لوط کی قوم ان سے اطلاع پاتی۔ تو ان پر پتھر نہ برستے۔ مگر یہ لوگ سورج کو دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ رات ہے۔ یہ تو یہود سے بھی بڑھ گئے۔ خدا کے نشانوں کی تکذیب سہل نہیں۔ اور کسی زمانہ میں اس کا انجام اچھا نہیں ہوا۔ تو اب کیا اچھا ہو جائے گا۔ مگر اس زمانہ میں دہریت پھیل گئی۔ اور دل سخت ہو گئے۔ اور نہیں ڈرتے ہیں ان لوگوں کو کس سے تشبیہ دوں۔ یہ لوگ اس اندھے سے مشابہ ہیں۔ جو آفتاب کے وجود سے انکار کرتا ہے۔ اور اپنے اندھاپن سے متنبہ نہیں ہوتا۔ یہ لوگ ان یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح ہیں۔ جو صدہا خدا کی تائیدیں اور معجزات جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ظہور میں آئے نہیں دیکھتے۔ اور اُحد کی لڑائی اور حدیبیہ کے قصہ کو پیش کرتے ہیں۔ اور حضرت عیسیٰ کی نسبت بھی یہودیوں کا یہی حال ہے۔" (اعجاز احمدی صفحہ)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ (فارم آ) ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ میرد عرف مہر سنگھ ولد تراتن ذات لوہار سکنہ ارگووال حال اجیالوال تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیار پور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے اور کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۱۱ ۳/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جاتے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

مورخہ ۱۲ ۱۲/۳۸

(دستخط) خان بہادر خان سربلند خان صاحب بی اے چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیار پور (بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ (فارم آ) ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ اجمل ولد الاہپ ذات گوجر سکنہ چتر پور تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیار پور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۷ ۳/۳۹ مقرر کی ہے۔ لہذا جاتے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

مورخہ ۳ ۱۲/۳۸

(دستخط) خان بہادر خان سربلند خان صاحب بی اے چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیار پور (بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ (فارم آ) ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ رجب علی ولد بھنہا ذات جٹ سکنہ کلیان پور تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیار پور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ٹانڈہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۸ ۳/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جاتے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

مورخہ ۱۸ ۱۲/۳۸

دستخط) خان بہادر خان سربلند خان صاحب بی۔ اے چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیار پور۔ (بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ (فارم آ) ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ رحمت علی ولد نقو ذات اوان سکنہ بلہڈہ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیار پور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۱۶ ۳/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جاتے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

مورخہ ۱۹ ۱۲/۳۸

(دستخط خان بہادر خان سربلند خان صاحب بی۔ اے چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیار پور (بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ (فارم آ) ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ جلال الدین ولد کریم بخش ذات جٹ سکنہ برنالہ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیار پور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۱۶ ۳/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جاتے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

مورخہ ۱۰ ۱۲/۳۸

(دستخط) خان بہادر خان سربلند خان صاحب بی۔ اے چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیار پور (بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ (فارم آ) ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ شنکر داس ولد ارجن و منگت رام ولد راج مل ذات چاہنگ سکنہ باڑی تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیار پور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام حاجی پور درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۲۱ ۴/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جاتے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

مورخہ ۱۶ ۱۲/۳۸

(دستخط) خان بہادر خان سربلند خان صاحب بی۔ اے چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیار پور (بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ (فارم آ) ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ محمد حسین ولد میراں بخش ذات راجپوت ساکن عمر پور و حسینا ولد سلطانا ذات راجپوت سکنہ عمر پور حال وارد مہتا پور تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیار پور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۱۶ ۳/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جاتے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

مورخہ ۹ ۱۲/۳۸ (دستخط) خان بہادر خان سربلند خان صاحب بی اے چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیار پور (بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ (فارم آ) ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ سوہنو ولد سادھو ذات چمار سکنہ کالووال تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیار پور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۱۱ ۳/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جاتے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

مورخہ ۱۶ ۱۲/۳۸

(دستخط) خان بہادر خان سربلند خان صاحب بی۔ اے چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیار پور (بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ فارم ۱ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ بدھاوا رام ولد اچھر ذات گھمار سکنہ دی پور تحصیل دسوہہ۔ ضلع ہوشیار پور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۱۴/۳/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۶/۱۲/۳۸

(دستخط) خان بہادر خان سربلند خانصاحب بی۔ اے چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دوسوہہ ضلع ہوشیار پور

(بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ فارم ۱ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ جلال خاں ولد میراں بخش ذات راجپوت۔ سکنہ جلال پور تحصیل دوسوہہ ضلع ہوشیار پور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دوسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ـــ مورخہ ۲۸/۳/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۲۰/۱۲/۳۸

(دستخط) خان بہادر خاں سربلند خانصاحب بی۔ اے چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دوسوہہ۔ ضلع ہوشیار پور۔

(بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ فارم ۱ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ تخت سنگھ ولد گنڈا سنگھ ذات خالصہ برادر سکنہ بائیج تحصیل دوسوہہ ضلع ہوشیار پور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دوسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۵/۳/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۰/۱۲/۳۸

(دستخط) خان بہادر خان سربلند خانصاحب بی۔ اے چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیار پور

(بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ فارم ۱ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ سرجن سنگھ ولد میا وگنگا رام ولد کاہنا ذات سینی سکنہ اوڑمڑ پور۔ تحصیل دوسوہہ ضلع ہوشیار پور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دوسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ـــ مورخہ ۲۷/۳/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۰/۱۲/۳۸

(دستخط) خان بہادر خان سربلند خانصاحب بی۔ اے چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دوسوہہ ضلع ہوشیار پور

(بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ فارم ۱ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ خیر الدین ولد مولا بخش ذات جولاہا سکنہ الحی پور تحصیل دوسوہہ۔ ضلع ہوشیار پور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دوسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۴/۳/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۰/۱۲/۳۸

(دستخط) خان بہادر خان سربلند خانصاحب بی۔ اے چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دوسوہہ۔ ضلع ہوشیار پور۔

(بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ فارم ۱ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ فقیر محمد ولد مہتاب ذات آوان۔ سکنہ بھاگووال۔ تحصیل دوسوہہ ضلع ہوشیار پور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دوسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ـــ مورخہ ۱/۴/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۹/۱۲/۳۸

(دستخط) خان بہادر خان سربلند خانصاحب بی۔ اے چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دوسوہہ ضلع ہوشیار پور۔

(بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ فارم ۱ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ جوالا سنگھ ولد بھان سنگھ ذات جٹ سکنہ محکم گڑھ تحصیل دوسوہہ۔ ضلع ہوشیار پور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دوسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۵/۳/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۰/۱۲/۳۸

(دستخط) خان بہادر خان سربلند خانصاحب بی۔ اے چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دوسوہہ ضلع ہوشیار پور

(بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ فارم ۱ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منگا منشی نکا سنگھ۔ لچھمن سنگھ پسران ہیرا سنگھ ذات جٹ سکنہ منڈھیر۔ تحصیل دوسوہہ ضلع ہوشیار پور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دوسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ـــ مورخہ ۱۴/۳/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۰/۱۲/۳۸

(دستخط) خان بہادر خان سربلند خانصاحب بی۔ اے چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دوسوہہ ضلع ہوشیار پور۔

(بورڈ کی مہر)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

قاہرہ ۳۰ دسمبر - اطلاع موصول ہوئی ہے کہ فلسطین کانفرنس جنوری کے دوسرے ہفتہ میں بمقام لنڈن منعقد ہوگی - موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ سفیر برطانیہ اور وزراء مصر میں مفاہمت ہوگئی ہے جس کے مطابق مفتی اعظم فلسطین ذاتی طور پر کانفرنس میں شریک ہونگے اور اس بارے میں حکومت برطانیہ کی طرف سے ان کے نام خاص دعوت نامہ صادر کیا جائے گا - نیز یہ افواہ مشہور ہے - کہ شہزادہ فاروق کو فلسطین کا بادشاہ بنا دیا جائے۔

طہران ۳۰ دسمبر - حال ہی میں ایک فرانسیسی رسالے میں رضا شاہ پہلوی کے خلاف چند مضامین شائع ہوئے تھے جنہیں حکومت ایران نے بُرا منایا ہے۔ چنانچہ اس نے احتجاج کے طور پر اپنے سفارتی تعلقات حکومت فرانس سے منقطع کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔

روما ۳۰ دسمبر - اطالیہ اور جزیرہ سسلی کو تحت البحری سرنگ کے ذریعہ ملا دینے کی تجویز کی جارہی ہے - بیان کیا جاتا ہے کہ اطالیہ اور سسلی کے درمیان ایک دوسرے کے ساتھ سرنگیں کھود دی جائیں گی - ایک سرنگ الیکٹرک ٹرینوں کے لئے اور دوسری موٹر ٹریفک کے لئے مخصوص ہوگی - یہ سرنگ سطح سمندر سے ۱۹۰ فٹ کے نیچے کھود دی جائیں گی اور ان کا طول ۷ میل ہوگا۔

بیت المقدس ۳۰ دسمبر - فخری بے جو مفتی اعظم فلسطین کے مخالف پارٹی کے لیڈر ہیں انہوں نے اعلان کیا تھا - کہ فلسطین کے ۷۰ ہزار عربوں نے اپنے لیڈروں سمیت مفتی فلسطین سے رابطہ اطاعت منقطع کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے

اس سلسلہ میں عربوں کے چیف کمانڈر نے فخری بے کے نام ایک مکتوب بھیجا ہے جس میں لکھا ہے کہ اعلیٰ عرب آفیسروں پر مشتمل ایک سپیشل ٹریبونل نے آپ کی غداری پر ٹھنڈے دل سے غور کر کے فیصلہ کیا ہے کہ آپ نے خیانت کی ہے لہذا آپ کے لئے سزائے موت تجویز کردی گئی ہے چنانچہ مکتوب کے موصول ہوتے ہی وہ بے حد پریشان ہوئے اور بیت المقدس کی ایک فوجی بیرک میں گورہ فوج کی حفاظت میں ہوگئے

برلن ۳۱ دسمبر - ہر ہٹلر نے ایک اعلان جاری کیا ہے جس میں اس امر کی وضاحت کی ہے کہ ۱۹۳۹ء میں جرمنی نے کیا کام کرنا ہے اس اعلان میں بیان کیا گیا ہے کہ ہمارا پہلا کام یہ ہے کہ ہم نیشنل سوشلسٹ اتحاد کے لئے عوام کو تربیت دیں - دوسرا کام ہمارے سامنے یہ ہے کہ ہم اپنی مسلح فوج کو مضبوط کریں اور تیسرا کام یہ ہے کہ ۴ سالہ سکیم پر عمل درآمد کیا جائے اور جرمنی کے نئے علاقوں کو اقتصادی طور پر جرمنی میں شامل کیا جائے۔

بیت المقدس ۳۰ دسمبر - یہاں کے ملٹری کمشنر نے اعلان کیا ہے کہ کل ۵ بجے سے تمام اجازت نامے منسوخ کر دیئے گئے ہیں اس اقدام کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ گذشتہ دو ایک روز سے حملوں کے واقعات بہت بڑھ گئے ہیں - ناصرہ میں ایک سرکردہ عیسائی خاندان کے ایک آدمی کی ہلاکت کی وجہ سے کرفیو آرڈر نافذ کردیا گیا ہے۔

ضرورت اراضی

مجھے قادیان دارالامان میں ریلوے روڈ پر یا کسی بڑی سڑک پر سکنی اراضی کی ضرورت ہے اگر کوئی دوست فروخت کرنا چاہیں - تو ذیل کے پتے پر خط و کتابت کریں۔

غلام محمد احمدی سیکنڈ ماسٹر مڈل سکول گکھڑ ڈاکخانہ خاص براستہ وار برٹن ضلع شیخوپورہ

ایک باموقعہ اراضی قابل فروخت ہے

اراضی ایک کنال نمبر قطعہ ۵ بلاک ۳ محلہ دارالرحمت واقعہ قادیان جس کی پیمائش حسب ذیل ہے - مشرق ۶۰ - غرب ۶۰ - شمال ۷۵ - جنوب ۷۵ جس کے جانب جنوب مغرب رستہ رکھا گیا ہے قابل فروخت ہے احباب جو خرید کرنے کے خواہشمند ہوں مستری اللہ دین صاحب ٹمبر مرچنٹ شہر جہلم سے خط و کتابت کریں اگر کوئی امر دریافت طلب ہو تو امیر صاحب جماعت احمدیہ جہلم سے دریافت کریں۔ خاکسار - غلام حسین از جہلم

ضرورت ہے

ایک قابل دیانت دار قانون سے خوب واقف خصوصاً قانون مال سے پیروکاری - کوئی اپیل نویس - مختار یا عرضی نویس - جو پٹواری و قانونگو رہ چکا ہو - قابل ترجیح ہوگا - تنخواہ کا تصفیہ خط و کتابت یا بالمشافہ گفتگو سے ہوگا - ریاست مالیرکوٹلہ میں کام کرنا ہوگا - سندات فوراً بھیجنی چاہئیں۔

المشتہر: خان محمد علی خان رئیس مالیرکوٹلہ

مسجد مبارک کے قریب میں ایک عمدہ قطعہ زمین قابل فروخت ہے

ایک قطعہ زمین جو ۴۷½ فٹ عرض میں اور ۶۴ فٹ طول میں جس کا رقبہ قریباً ۱۳½ مرلہ ہے - قابل فروخت ہے - یہ اراضی عزیزم شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ ایسٹ افریقہ کی ذاتی ملکیت ہے - اس قطعہ کی خصوصیات حسب ذیل ہیں -

(۱) اردگرد چاروں طرف پختہ بنیادیں بھری ہوئی ہیں۔
(۲) اس قطعہ کے تین طرف شارع عام ہے۔
(۳) یہ قطعہ زمین آبادی کے اندر محفوظ مقام پر واقعہ ہے۔
(۴) مسجد مبارک میں جانے کے لئے صرف ۲ منٹ کا راستہ ہے۔ جو دوست یہ قطعہ زمین خرید کرنے کے خواہشمند ہوں - وہ قادیان میں مجھ سے زبانی مل کر اور باہر کے دوست بذریعہ خط و کتابت قیمت کا فیصلہ کر کے خرید سکتے ہیں۔

خاکسار: - **محمد الدین (مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان)**

مکند پور اور بنگہ ضلع جالندھر میں باموقعہ جائداد کی فروخت

دو دکانات ملکیہ و مقبوضہ صدر انجمن احمدیہ واقعہ مکند پور ضلع جالندھر جو بہت عمدہ موقع پر واقع ہیں - بتاریخ ۷ ۱/۳۹ بروز ہفتہ - اور ایک قطعہ مکان واقعہ بنگہ ضلع جالندھر ملکیت و مقبوضہ صدر انجمن احمدیہ بتاریخ ۸ ۱/۳۹ بروز اتوار منشی محمد الدین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان موقعہ پر نیلام کریں گے۔ زر نیلام کا ¼ حصہ بولی ختم ہونے پر فوراً وصول کر لیا جائے گا اور بقیہ ¾ زر نیلام روبرو سب رجسٹرار صاحب وصول کر کے رجسٹری کرا دی جائے گی - اخراجات رجسٹری بذمہ خریدار ہونگے - یہ جائدادیں نہایت عمدہ موقع کی ہیں - احمدی دوستوں کو چاہیئے کہ ان کے لئے خریدار پیدا کر کے موقعہ پر لا کر بولی دلائیں - نیلام کی کارروائی ٹھیک دس بجے صبح شروع کر دی جایا کرے گی - خواہشمند احباب موقع پر پہنچ کر بولی دیں۔

ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر: غلام نبی

رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم

تیرے صدقے تیرے قربان رسولِ عربی
میرے ماں باپ میری جان رسولِ عربی

پیروی سے تری احمدؑ نے نبوت پائی
کیسی عالی ہے تری شان رسولِ عربی

تیری تعلیم نے دنیا کی پلٹ دی کایا
وحشیوں سے بنے انسان رسولِ عربی

کوئی سائل کبھی محروم نہ در سے لوٹا
اللہ اللہ ترا فیضان رسولِ عربی

ابرِ رحمت تو بنا اور جہاں پہ برسا
حسن و احساں کی ہے تو کان رسولِ عربی

پا گیا دونوں جہاں کی وہ مرادیں لاریب
جو ہوا تابعِ فرمان رسولِ عربی

باغِ اسلام میں داخل تو وہ ہو کر دیکھیں
کیا مہکتا ہے گلستان رسولِ عربی

امن قائم ہوا دنیا میں مٹا سارا فساد
تو نے ایسے کئے سامان رسولِ عربی

نزع کے وقت ترا نام زباں سے نکلے
تجھ پہ قائم رہے ایمان رسولِ عربی

قادیاں دیکھ لیا۔ جا کے مدینہ دیکھوں
دل میں ہے بس یہی ارمان رسولِ عربی

فخر ہے مجھ کو کہ ہوں میں بھی غلامِ محمودؑ
اور ہوں تیرا ثناخوان رسولِ عربی

خاکسار۔ عبدالاحد مولوی فاضل قادیان

ایک نہائت مفید تبلیغی ٹریکٹ

مکرم محترم جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد دکن سلسلہ احمدیہ کے ان مخلصین میں سے ہیں۔ جو ہر وقت احمدیت کی اشاعت میں سرگرم رہتے ہیں۔ اور اسکے لئے نہائت مفید لٹریچر مفت یا صرف لاگت پر بکثرت تقسیم فرماتے ہیں۔ حال میں آپ نے ایک نہائت خوبصورت ٹریکٹ ۲۴ صفحات کا "خدا تعالیٰ کا عظیم الشان پیغام" کے نام سے چار ہزار کی تعداد میں شائع کیا ہے۔ جس میں نہائت لطیف پیرایہ میں تبلیغ احمدیت کی گئی ہے۔ مضمون اس قدر دلچسپ ہے کہ متعصب سے متعصب انسان بھی اس کی طرف متوجہ ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اور تبلیغ کا پیرایہ ایسا دلکش ہے کہ ہر سعید الفطرت انسان کے متاثر ہونے کی پوری امید ہے۔ جو احباب اپنی تبلیغی جدوجہد کے سلسلہ میں اسے مفت تقسیم کرنا چاہیں وہ جناب سیٹھ صاحب ممدوح سے مفت منگا سکتے ہیں۔ اور جو فروخت کرنے کی کوشش کر سکیں۔ اور اس طرح اپنے لئے کچھ معاش بھی پیدا کر لیں۔ انہیں نصف قیمت یعنی صرف دو پیسہ فی کاپی کے حساب دیا جائیگا۔ احباب اس نہائت مفید ٹریکٹ کو منگا کر اپنے تبلیغی حلقہ کو وسیع کریں۔ ملنے کا پتہ انجمن ترقی اسلام سکندرآباد (دکن) ہے۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۹ دسمبر ۱۹۳۸ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہوئے:

نمبر	نام	نمبر	نام
۱۳۷۵	سیدہ آپی بی صاحبہ پوری اڑیسہ	۱۴۰۳	U Laura Burma
۱۳۷۶	خدیجہ بی بی صاحبہ "	۱۴۰۴	Aisha Bi "
۱۳۷۷	چودہری برکت علی صاحب ضلع گورداسپور	۱۴۰۵	Zainal Bi "
۱۳۷۸	" کریم بخش صاحب "	۱۴۰۶	Bibi Jan "
۱۳۷۹	جھنڈا صاحب "	۱۴۰۷	Mariam Bi "
۱۳۸۰	فضل بی بی صاحبہ "	۱۴۰۸	Sharifa Bi "
۱۳۸۱ ۱۳۸۲	فضل دین صاحب کے دو لڑکے	۱۴۰۹	Fakharuddin "
۱۳۸۴	اور ایک لڑکی لدھیانہ	۱۴۱۰	Ko-Ko-Zay "
۱۳۸۵	مستری عبدالحمید صاحب "	۱۴۱۱	Rahmat Bi "
۱۳۸۶	سید احمد صاحب "	۱۴۱۲	Mohd Hatim "
۱۳۸۷	حبیب احمد صاحب "	۱۴۱۳	Rahima Bi "
۱۳۸۸	اہلیہ صاحبہ مستری عبدالمجید صاحب "	۱۴۱۴	Maung Chitli Burma
۱۳۸۹	محمد پریل صاحب		
۱۳۹۰	معہ اہل وعیال } لاڑکانہ سندھ	۱۴۱۵	Maung-Ba-Chit
۱۳۹۱	عنائت خاتون صاحبہ "	۱۴۱۶	Burma
۱۳۹۲	مسماۃ سلیمہ صاحبہ نوابشاہ سندھ	۱۴۱۷	Mohd Kasim "
۱۳۹۳	محمد یونس خاں صاحب ٹونک راج	۱۴۱۸	Ma Zulakha "
۱۳۹۴	حکیم محمد عبداللہ صاحب راولپنڈی	۱۴۱۹	Ma Munima "
۱۳۹۵	خلیل شاہ صاحب پٹیالہ	۱۴۲۰	Ahmad I "
۱۳۹۶	سلیمہ خاتون صاحبہ ڈیرہ غازیخاں	۱۴۲۱	Ibrahim "
۱۳۹۷	غوث محمد خان صاحب حیدرآباد دکن	۱۴۲۲	Zuhra Bi "
۱۳۹۸	سید غلام حیدر صاحب "	۱۴۲۳	Jalalud Din "
۱۳۹۹	Maung-Po-Han Burma.	۱۴۲۴	Kamalud Din "
		۱۴۲۵	Rabia "
۱۴۰۰	Ko-Aung Myo "	۱۴۲۶	Fatima Bi
۱۴۰۱	Maung Tin "	۱۴۲۷	U-San Din
۱۴۰۲	U. Chat "	۱۴۲۸	Ahmad II

مرضِ سنگرھنی کا علاج مطلوب ہے

میرا لڑکا مفتی محمد منظور ایک عرصہ سے مرض سنگرہنی میں مبتلا ہے۔ اگر کوئی صاحب اس کا مجرب علاج نسخہ یا دوائی بھیج سکیں۔ تو بڑی مہربانی ہوگی اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے۔ نیز درخواست ہے کہ احباب عزیز کی صحت یابی کے واسطے دعا کریں۔

مفتی محمد صادق قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۱ ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ

قبر مسیح علیہ السلام کا اعلان یورپ میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک مبارک خواہش کو پورا کرنے والوں سے خطاب

از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی

میں دار الامان آکر اپنی کسی نامعلوم غلطی کی وجہ سے بیمار ہو گیا - اور اپنے محسن و مولیٰ کے فضل سے امید رکھتا ہوں - کہ مجھے شفا دے گا - حالتِ مرض میں ہی میں نے یکم جنوری ۳۹ء کا "الفضل" پڑھا جس میں عزیز مکرم مولانا شمس صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک مبارک خواہش کا "الحکم" کے حوالہ سے اعلان کیا ہے - میرے دل میں تو ہمیشہ ہی یہ جوش رہتا ہے - کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان خواہشوں کو پورا کیا جائے - جن کا اظہار حضور نے کسی نہ کسی رنگ میں فرمایا - وہ تو پوری ہو کر ہی رہیں گی - کیونکہ ع

قضائے آسمان ست ایں بہر حالت شود پیدا

فی الحال شمس صاحب نے قبر مسیح کے اعلان کا تہیہ کیا ہے - اللہ تعالےٰ ان کی محنت اور کوشش کو بابرکت فرمائے انہوں نے پہلا ایڈیشن اس اعلان کا پانچ ہزار چھپوایا ہے - اس کے متعلق میں تحریک کرتا ہوں - کہ یہ اعلان یورپ کے تمام ملکوں میں کم از کم ایک لاکھ شائع کیا جائے - اور یہ تعداد صرف بیس دوست پوری کر سکتے ہیں یعنی ہر ایک دوست پانچ پانچ ہزار کا ذمہ لے - میں یقین رکھتا ہوں - کہ سلسلہ احمدیہ کے فدائی اس نئے سال کو اس مبارک اقدام سے شروع کریں گے میں اپیلیں کرنے کا عادی نہیں اور بہت ہی کم کوئی تحریک کرتا ہوں حتے کہ "الحکم" کے لئے بھی نہیں کرتا - یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک خواہش ہے - جس کو پورا کرنے کی سعادت خدا کے فضل سے ہر شخص کو حاصل ہونی چاہیئے - مگر میں نے تو صرف بیس دوستوں کو پکارا ہے - اور اس تحریک میں سب سے پہلے میں اپنے آپ کو پیش کرتا ہوں - یعنی میں پانچ ہزار اشتہار کی اشاعت کا خرچ انشاء اللہ تعالےٰ دوں گا - اور ایسا ہی میں اپنے محترم مخدوم حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب کی طرف سے بھی ان کے اخلاص اور سابق بالخیرات ہونے کی معرفت کی وجہ سے پانچ ہزار کی اشاعت کا اعلان کرتا ہوں - باقی اٹھارہ دوست اپنے اپنے نام "الفضل" میں بھیج دیں - اور سردست ایک ایک پونڈ محاسب صاحب قادیان کو اس غرض کے لئے روانہ کر دیں - میں اپنا اور سیٹھ صاحب مخدوم کا چندہ داخل کئے دیتا ہوں - اور محترم ایڈیٹر صاحب "الفضل" سے کہتا ہوں - کہ وہ روزانہ اخبار میں اس تحریک کو جاری رکھیں - حتیٰ کہ ایک لاکھ کی تعداد پوری ہو جائے :-

مجھے اپنے دوستوں اور بھائیوں سے توقع ہے - کہ وہ اپنے اس خادم کی اس خواہش کو پورا کرنے میں ساعی ہوں گے - جس کا سانس اسے قبر کے قریب کر رہا ہے ایسی حالت میں کہ وہ بسترِ علالت پر پڑا ہے - اس کی آواز قربِ قبر کی ہی آواز ہو سکتی ہے ؎

بسعت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان ست ایں بہر حالت شود پیدا

یہ اعلان ابھی "الفضل" میں بھیجا نہیں گیا تھا - کہ مکرم چودھری محمد شریف صاحب آف منٹگمری کو تحریک کی گئی - تو انہوں نے ایک پونڈ اپنی طرف سے اور ایک پونڈ مخدوم مکرم نواب چودھری محمد الدین صاحب کی طرف سے دینے کا اقرار کیا :-

اس کے بعد حسب ذیل احباب نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس خواہش کو پورا کرنے والی تحریک میں حصہ لینا منظور کیا ہے :-

مکرمی اختر صاحب لاہور - عزیز مکرم شیخ مسعود احمد صاحب ایس - ڈی - او - بھما سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدرآباد دکن حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب ریٹائرڈ سول سرجن قادیان جناب ڈاکٹر محمد الدین صاحب بنوں - منشی عبد العزیز صاحب قادیان :-

گویا اس تحریک کے شائع ہونے سے قبل دس احباب اس میں شامل ہو چکے ہیں اور پچاس ہزار اشتہار چھپنے کا انتظام ہو گیا ہے - الحمد للہ - باقی دس احباب کی فہرست کے لئے "الفضل" حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کو خدا تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے صحت بخشے - اور لمبی عمر عطا کرے - ان کی یہ تحریک نہایت مبارک ہے - اور اس کی قبولیت کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے - کہ شائع ہونے سے قبل ہی مطلوبہ تعداد میں سے نصف پوری ہو چکی ہے - بقیہ حصہ بھی امید ہے فوراً پورا ہو جائے گا - مگر اس طرح بشکل اس اشتہار کی ایک لاکھ تعداد میں چھپائی کا انتظام ہوگا - یورپ کے تمام ممالک میں اس کے پہونچانے اور تقسیم کرنے کے لئے مزید اخراجات کی ضرورت ہوگی :-

آریہ شورش انگیزی کیوں کر رہے ہیں؟

یہ ایک حقیقت ہے - کہ آریہ سماج مذہبی میدان میں بالکل ناکام ہو چکی ہے - کجا تو یہ ادعا کہ تمام دنیا میں اوم کا جھنڈا گاڑ دیں گے - اور تمام دنیا کو ویدک دھرم کی شرن میں لا کر چھوڑیں گے - اور کجا یہ کہ آریہ سماج اپنی نئی پود کو بھی اپنے اصول اور اعتقادات کے متعلق مطمئن کرنے سے قاصر ہو رہی ہے - اور آئے دن یہ رونا رویا جاتا ہے - کہ نوجوان روز بروز آریہ سماج سے بددل ہو رہے - اور اس کے اصول پر عمل کرنا تو الگ رہا - ان کو معقول قرار دینے کے لئے بھی تیار نہیں - یہ تو نوجوانوں کی حالت ہے - اور عام طور پر بھی یہ اعتراف کیا جاتا ہے - کہ اب آریوں میں آریہ سماج سے دلچسپی نہیں پائی جاتی - چنانچہ آریہ سماجی اخبار "پرکاش" ۱ دکیم جنوری ۱) اپنی مشکلات کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے - "۴۰ - ۴۲ برس کا عرصہ کسی پرچہ کی زندگی میں کوئی لمبا عرصہ نہیں - ایک طرح سے اسے جوانی کی حالت سمجھنا چاہیئے - لیکن وہ بوڑھا معلوم ہوتا ہے - اس کی وجہ یہ ہے - کہ جس سماج کا وہ اخبار ہے - وہ خود بوڑھا ہو رہا ہے" :-

اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے " یہ دین اوستھا (ادنےٰ حالت) کیوں ہے اس لئے کہ لوگوں کو آریہ سماج سے دلچسپی کم ہو رہی ہے - دوسروں کا کیا کہنا - خود آریہ سماجی اپنے اخباروں کا مطالعہ نہیں کرتے" :- غرض اس میں کوئی شک نہیں کہ آریہ سماج میں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نماز

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی ؂ ہمسر نہیں ہے اسکا کوئی نہ کوئی ثانی

حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے "ذکر حبیب" کے موضوع پر "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نماز" کی کیفیت کے متعلق جلسہ سالانہ میں جو تقریر فرمائی۔ اس کی پہلی قسط درج ذیل کی جاتی ہے :۔

(۱)

شکر

اللہ تعالیٰ کے ملیوں در ملیوں شکر ہیں جس نے محض اپنے فضل کرم رحم اور غریب نوازی سے اس عاجز کے گناہوں کو بخشا۔ اور نہایت خوفناک درد بھرے امراض سے بچا کر مجھے دوبارہ زندگی عطا کر کے مجھے اس قابل بنایا۔ کہ آج پھر اس سالانہ جلسہ میں مَیں احباب کے سامنے کھڑا ہو کر ذکر حبیب کی کچھ باتیں سناؤں وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

تنگ دعا نہ مانگی جائے

ایسی شدید علالت میں عاجز اس دفعہ گرفتار ہوا کہ بظاہر بچنے کی کوئی امید نہ تھی۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل میرے لئے مخلص احباب مرد و زن کی اتنی بڑی جماعت قادیان اور باہر رقت بھری دعاؤں میں لگ گئی کہ میرا یقین ہے خدائے رحیم و کریم نے ان دعاؤں کو قبول کر کے مجھے صحت عطا فرمائی۔ بعض دوست جیسا کہ میاں مولا بخش صاحب باورچی مہاجر قادیان اور ہمارے قدیمی دوست مرزا اکبیر الدین احمد صاحب لکھنوی نے فرط محبت میں ان الفاظ میں بھی دعا کی۔ کہ اے خدا میری بقیہ زندگی مفتی صاحب کو عطا کر دے۔ مگر ایسی دُعا کے متعلق میں یہ کہہ دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ حضرت استاذی المعظم خلیفۂ اول مولوی حکیم نورالدین صاحب فرمایا کرتے تھے۔ کہ ہمارا خدا ایسا قادر خدا ہے کہ دُعا کرنے والے اور جس کے واسطے دُعا کی جاتی ہے ہر دو کی زندگیوں کو بڑھا سکتا ہے۔ اور اس کی طاقتیں ایسی کمزور نہیں۔ کہ ایک کی عمر بڑھانے کے واسطے اسے دوسرے کی عمر گھٹانے کی ضرورت ہو۔

تردید کفارہ

یہ تو عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو بخش نہ سکا۔ جب تک کہ ان کے عوض اس نے اپنے بیٹے کو صلیب پر مار نہ لیا۔ لیکن اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ خدائے قادر اپنے بندوں کو بخشنے کے واسطے اس امر کا محتاج نہیں کہ ان کے گناہوں کی سزا کسی دوسرے پر ڈالے۔ وہ قادر و توانا خدا ہر وقت اپنی وسیع رحمت و کرم سے اپنے بندوں کو بخشتا رہتا ہے حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ ایک صحابی نے عرض کی۔ یا رسول اللہ میرے گناہ تو احد پہاڑ کے برابر ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی بخشش اُحد پہاڑ سے بھی بڑی ہے۔ یہ ایک مسئلہ کی بات ہے جس کا ذکر ضروری تھا۔ مگر میں ان دوستوں کی محبت کی قدر کرتا ہوں۔ جنہوں نے ایسی دُعا کی کیونکہ ان کی نیت بہر حال نیک اور اعلیٰ اخلاص سے پُر ہے۔ مجھے یاد ہے کہ بعض اصحاب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور بھی اپنی اس خواہش کا اظہار کیا تھا۔ کہ ان کی عمر کا ایک حصہ حضور کی عمر میں بڑھایا جائے۔ اور حضورؑ نے ان کے اخلاص کا ذکر قدر دانی کرتے ہوئے اپنی تحریروں میں کیا۔

میری دعا

میں ان سب احباب کے واسطے جو میرے لئے دُعا کرتے تھے اپنے دکھ اور دردوں کے ایام میں یہ دعا کرتا رہا کہ اے رحمٰن و رحیم رب وہ سب عزیز اور احباب جو میرے لئے تیرے حضورؑ میں دعائیں کر رہے ہیں تو اپنے فضل کرم اور رحم سے ان کی سب دعاؤں کو قبولیت کا شرف بخش۔ تو ان کی وہ دعائیں بھی قبول فرما جو انہوں نے میرے لئے کیں۔ اور انکی وہ دعائیں بھی قبول فرما جو انہوں نے اپنے لئے کیں۔ اور ان کی وہ دعائیں بھی قبول فرما۔ جو انہوں نے اپنے عزیزوں اور دوستوں کے واسطے کیں۔ اٰمین اللّٰھم اٰمین

ہر ایک دوست جو مجھے دُعا کے لئے خط لکھتا ہے۔ میں اس کے مقاصد کے واسطے دعا ضرور کرتا ہوں۔ مگر سب کو اطلاع نہیں کی جا سکتی۔ جو دوست بہر حال جواب چاہتے ہیں انہیں چاہیئے کہ جواب کے واسطے لفافہ بھیجدیا کریں۔

میں نا امید نہ تھا

مجھ سے سوال ہوا ہے کہ میں خود کیا خیال کرتا تھا کہ میں اس مرض سے بچ نکلوں گا یا نہیں۔ اس میں شک نہیں کہ مرض ایسا شدید تھا۔ کہ بظاہر بچنے کی کوئی امید نہ تھی۔ اور بہت سے عزیز اور دوست اس نا امیدی میں رہتے رہے میری بچی سعیدہ اور عزیزہ محمودہ کرک اور دیگر اقربا میری خدمت کرتے ہوئے اگرچہ میرے سامنے بہت ضبط کرتیں۔ پھر بھی میں ان کے آنسوؤں کو نا امیدی میں گرتے ہوئے دیکھتا اور درد دل کی شدت میں مَیں چاہتا تھا کہ مجھے موت ہی آ جائے تو میں اس دکھ سے تو بچ جاؤں۔ لیکن ہوتا وہی ہے جو خدا چاہتا ہے نہ کہ وہ جو انسان چاہے۔ اور اگرچہ میں نے اپنی طرف سے موت کی تیاری کرتے ہوئے اپنا لوگوں سے لینے دینے کا حساب لکھ کر اور ایک آخری وصیت لکھ کر اور ایک لفافہ میں بند کر کے اوپر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا نام لکھ کر وہ لفافہ اپنے سرہانے کے نیچے رکھ دیا تھا۔ اور شفاخانہ جانے سے قبل اپنے بہت سے قیمتی کپڑے وغیرہ بطور آخری نشانی کے اپنے دوستوں اور عزیزوں کو بھیجدیئے تھے۔ تاہم بعض اپنی خوابوں کی بنا پر مجھے یقین تھا۔ کہ یہ مرض میرے لئے مرض الموت نہیں۔ اور ابھی میری زندگی باقی ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ مجھ سے بعض دینی خدمات لیگا۔

میری وصیت کا نیا ضمیمہ

اس وصیت میں ایک نئی بات جو میں نے لکھی وُہ یہ تھی۔ کہ میں نے ایام مرض میں سوچا کہ کیا میں فی الحقیقت اپنے اعمال اور خوبیوں کے لحاظ سے اس قابل ہوں کہ میں مقبرہ بہشتی کے ساکنین کی پاک جماعت میں داخل کیا جاؤں۔ جب میں نے اپنی گزشتہ زندگی کا جائزہ لیا۔ تو میں نے اپنے آپکو ایسا کمزور اور خطاکار اور نابکار پایا کہ میں اپنے اعمال کے لحاظ سے ہرگز اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتا کہ میں مقبرہ بہشتی کی مقدس زمین میں دفن کیا جاؤں۔ ہاں اللہ تعالیٰ کی بخشش اور فضل اور کرم کے رنگ نرالے ہیں۔ اور اسی کے رحم پر نجات کے لئے میرا بھروسہ اور ایمان ہے۔

پس وصیت کا حصہ دہم جو میں دیا کرتا ہوں۔ اور آئندہ دوں۔ اور میرے ترکہ میں سے جو بھی انجمن کو دیا جائے گا۔ وُہ اس شرط کے ساتھ مشروط نہیں کہ میری لاش مقبرہ میں دفن ہو۔ خواہ میں کہیں دفن کیا جاؤں۔ دسواں حصہ بہر حال اشاعت اسلام کے واسطے انجمن کا مال ہے۔ اور میرے ورثار کا کوئی حق نہ ہوگا۔ کہ اس کی ادائیگی کو روکیں۔ یا جو میں دے چکا ہوں اُسے واپس لیں۔ میں نے اس امر کی اطلاع دفتر مقبرہ کو بھی کر دی ہے۔

مناجات

میں اس جگہ ایک مناجات کا بھی ذکر کر دینا مناسب سمجھتا ہوں - جو ہمارے دوست مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹی کی زبان پر جاری ہوئی - جبکہ وُہ عاجز کی صحت کے واسطے دُعا کر رہے تھے - اور انہوں نے آکر مجھے بتلائی اور لکھائی - یہ مناجات ایک پُرانی تصنیف ہے - جو پہلے وقتوں کے کسی بزرگ نے تصنیف کی - اُس کے پڑھنے سے مجھ پر رقت طاری ہوئی - اور میں نے ہسپتال کے قیام کے ایام میں کئی بار درد و سوز کے ساتھ اُسے پڑھا - اس کے چند اشعار یہ ہیں :-

از درد بے قرارم فریاد رس الٰہی
کس نیست جز تو یارم فریاد رس الٰہی
مسکین و دردمندم سوزندہ چون سپندم
جُز بر تو دل نہ بندم فریاد رس الٰہی
دیدہ مبیں بلاہا - کردم بسے خطاہا
بر نفسِ خود جفاہا - فریاد رس الٰہی
بیچارۂ فقیرم - در دستِ غم اسیرم
یک ذرۂ حقیرم - فریاد رس الٰہی
چوں رحمتِ تو آید زحمت زمن ربایہ
صحتِ لقا نماید - فریاد رس الٰہی
ہر درد را دوائی - ہر رنج را شفائی
از تو کنم گدائی - فریاد رس الٰہی
ہم عالم الغیوبی - ہم ساتر العیوبی
ہم غافر الذنوبی - فریاد رس الٰہی
دردِ مرا دوا کن - زحمت زمن جُدا کن
ایماں بمن عطا کن - فریاد رس الٰہی
چنداں گناہ کردم - نامہ سیاہ کردم
عمرے تباہ کردم - فریاد رس الٰہی
از تو کرم ہزاراں - از من گناہ فراواں
مہ عمہا رسیدہ پایاں - فریاد رس الٰہی

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی نماز

اس شکریہ شغل کے بعد میں اپنے اصل مضمون کی طرف رجوع کرتا ہوں - جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نماز کے متعلق ہے - کہ حضور نماز کس طرح پڑھا کرتے تھے - مگر حضور کی نماز کے متعلق جو کچھ میں بتلا سکتا ہوں - وُہ ظاہری باتیں کھڑا ہونے رکوع و سجود کے متعلق ہیں - نماز کا اصل اور رُوح تو وُہ اندرونی تعلق ہے - جو انسان کو اللہ تعالےٰ کے ساتھ ہوتا ہے - اسی واسطے حدیث میں آیا ہے - کہ تو نماز کو اس طرح پڑھ - کہ گویا خدا کو دیکھ رہا ہے - اور اگر یہ نہیں - تو کم از کم اس یقین اور ایمان اور دھیان کے ساتھ پڑھ کہ خدا تجھ کو دیکھ رہا ہے :-

اسلامی نماز کی خصوصیت

اسلامی نماز میں ایک خصوصیت ہے جو دُنیا بھر کے اور کسی مذہب کی عبادت میں نہیں پائی جاتی - وُہ خصوصیت محویت اور بہمہ وجوہ اللہ تعالےٰ کی طرف متوجہ ہو جانے کی ہے - ایسی توجہ تام کہ اور کسی چیز کا خیال اور دھیان باقی نہ رہے - مجھے مختلف مذاہب کی عبادت گاہوں میں جانے اور لوگوں کو عبادت کرتے ہُوئے دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے -

غیر مذاہب کی نمازیں

یہود کو میں نے دیکھا ہے کہ بیت ایل میں دُعا کر رہے ہیں - اِدھر اُدھر دیکھتے اور ایک دُوسرے سے گفتگو بھی کرتے رہتے ہیں - اور نماز بھی ہوتی چلی جاتی ہے - عیسائیوں کے گرجوں میں تو نماز کے اندر باہر اندر آنا جانا - اور کئی قسم کی باتیں کرنا سب کچھ جائز سمجھا جاتا ہے - بُدھ مذہب کے لوگوں کو میں نے سیلون میں دیکھا ہے - وُہ بھی عبادت کے اندر اوروں سے بات چیت کر لیتے ہیں - بلکہ تبت کے بدھوں نے تو کمال کر دیا ہے - کہ وُہ کسی ندی میں ایک چرخہ سا گاڑ دیتے ہیں - جو پانی کے زور سے چلتا رہتا ہے - اور اس کے چلنے میں اُن کی عبادت ہو جاتی ہے - خواہ وُہ خود بازار میں سودا بیچ رہے ہوں ان کی عبادت میں کچھ فرق نہیں آتا :-

ہندوؤں کی عبادت کا یہ حال ہے کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح اوّل - حاجی مولوی حافظ حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ ریاستِ جموں میں تھے - اور میں بھی اُن کے ذریعہ سے جموں کے ہائی اسکول میں مدرس ہو گیا تھا - ایک دن حضرت مولوی صاحب موصوف نے دیکھا - کہ مہاراجہ کے وزیرِ اعظم بہت سی مثلیں اٹھائے ہُوئے مہاراجہ بہادر کی طرف جا رہے تھے - حضرت مولوی صاحب کو معلوم تھا - کہ یہ وقت سرکار کی پوجا کا ہے - انہوں نے وزیرِ اعظم کو کہا - کہ اس وقت تو سرکار پوجا میں ہیں - آپ ایسے وقت میں مثلیں لئے جا رہے ہیں - اور سرکار کو پوجا پر قریباً دو گھنٹے لگا کرتے ہیں - وزیرِ اعظم صاحب ہنسے - اور فرمانے لگے - مولوی صاحب آپ کو کیا معلوم - پوجا کس طرح ہوتی ہے - سرکار تو ایک چوکی پر چپ چاپ بیٹھ جاتے ہیں - اور برہمن لوگ ان کے ارد گرد گھومتے رہتے اور منتر پڑھتے اور مورتیوں کے آگے چڑھاوا رکھتے جاتے ہیں - وُہی برہمن سرکار کے لئے سب کام پوجا کا کر دیتے ہیں - اور سرکار کو بالکل فرصت ہوتی ہے - اور ہمارے واسطے مثلیں پیش کرنے اور دستخط کرانے کا بہت اچھا موقعہ ہوتا ہے - کیونکہ اور کوئی مخل نہیں ہوتا - اور ہم اطمینان کے ساتھ کام کر لیتے ہیں - یہ ہندوؤں کی عبادت ہے - جس کے اندر مثلیں بھی پیش ہو سکتی ہیں -

حقیقت نماز

غرض کسی مذہب کی عبادت میں ایسی محویت تامہ نہیں جیسی کہ اسلام میں ہے کہ جب ایک مسلمان کانوں پر ہاتھ رکھ کر اللہ تعالےٰ کے حضور میں کھڑا ہو جاتا ہے - اور کانوں پر ہاتھ رکھنا اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ اب میں دُنیا اور ما فیہا کے خیالات اور تفکرات کو چھوڑ کر اور ان سے بیزار ہو کر اللہ تعالےٰ کی طرف یکسوئی اختیار کرتا ہوں - عام طور پر دیکھا گیا ہے - کہ جب کسی پر کوئی الزام لگتا ہے - اور اُسے ناراضگی سے کہا جاتا ہے - کہ کیوں میاں کیا تم نے یہ کام کیا ہے - تو وُہ کانوں پر ہاتھ رکھتا ہے - کہ نہیں جی میرا تو اس کام سے کوئی تعلق نہیں - اسی طرح مومن احاطۂ نماز میں داخل ہونے کے واسطے کانوں پر ہاتھ رکھتا ہے - کہ اب میرا دُنیا اور اس کے معاملات کے ساتھ کوئی تعلق نہیں - میں اپنے خدا کے دربار میں اپنے مالکِ حقیقی سے باتیں کرنے جا رہا ہوں - اور اللہ اکبر کہکر وُہ ایسی محویت میں پڑ جاتا ہے - کہ نہ دائیں دیکھتا ہے - اور نہ بائیں نگاہ کرتا ہے - کوئی اُسے بُلائے - تو اس کا جواب نہیں دیتا - کوئی السلام علیکم کہے - تو اُسے وعلیکم السلام نہیں کہتا - نہ کسی کی طرف دھیان کرتا ہے نہ کسی کی بات سنتا ہے - گویا وُہ اس دُنیا میں رہا ہی نہیں - اس دُنیا کو نماز کے وقت کے لئے چھوڑ کر کہیں چلا گیا - یہی سبب ہے - کہ جب نماز ختم ہوتی ہے تو نمازی دائیں اور بائیں کہتا ہے السلام علیکم السلام علیکم - تو وُہ شخص کہا کرتا ہے - جو باہر سے نیا آدمی جماعت میں آتا ہے - نماز پڑھنے والا بھی چونکہ دُنیا سے چلا گیا تھا - اور اپنے خدا کے پاس پہونچ گیا تھا - اس واسطے وُہ کہتا ہے - کہ لو بھائی اب ہم واپس آگئے - السلام علیکم ورحمۃ اللہ - یہ اسلامی نماز کی حقیقت ہے - جو تَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا دینی سب سے قطع تعلق کرکے صرف خدا کی طرف متوجہ ہو جانے کی حالت اپنے اندر پیدا کئے ہُوئے ہے)

اس محویت کی حالت تو اکثر دوستوں میں پائی جاتی ہے - مگر مثال کے طور پر کوئی دیکھنا چاہے - تو حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب کو اور حضرت مولوی شیر علی صاحب کو نماز پڑھتے ہُوئے دیکھ لے :-

پس نماز کے اندر انسان کو جو خدا تعالےٰ کے ساتھ تعلق پیدا ہوتا ہے - اس کا تو کوئی بیان ہو نہیں سکتا - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :- ؎

رازِ محبت من و او فاش گشت
بسیار تن کہ جان بفشاندے برائے دم

اللہ تعالےٰ کے ساتھ جو میرا محبت کا تعلق ہے۔ وہ ایک خفیہ امر اور پوشیدہ راز ہے۔ جو کسی پر ظاہر نہیں ہوا۔ اگر وہ ظاہر ہو جاتا تو بہت سے لوگ میرے اس دروازے پر اپنی جان فدا کر دیتے۔ ایسا ہی ایک شعر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت خاتم النبیین محمد المصطفےٰؐ کے متعلق کہا ہے۔ فرماتے ہیں ؎

آں مقام و رتبتش کہ برمن شد عیاں
گفتمے گر دیدمے طبع دراں اہ سلیم

حضرت رسول پاک سرور دو عالم محمد مصطفیٰ کا جو مرتبہ اور مقام مجھ پر ظاہر ہوا ہے اس کا میں کسی سے ذکر بھی نہیں کر سکتا کیونکہ میں ذکر کروں تو لوگ سمجھ نہیں سکیں گے۔ اور برداشت نہ کر سکیں گے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو نماز پبلک میں پڑھتے تھے۔ وہ مختصر ہوتی۔ اور آپ کی آواز اونچی نہ ہوتی تھی۔ لیکن جو نماز آپ علیحدگی میں پڑھتے تھے۔ اس میں ان کی آواز بلند ہو جاتی اور دعا کے الفاظ میں تکرار فرماتے۔ مثلاً اھدنا الصراط المستقیم کئی کئی بار دہراتے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کمرے کے بہت قریب سکونت رکھا کرتے تھے۔ فرماتے تھے کہ میں بعض دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نماز میں رونے کی آواز اس طرح سنا کرتا ہوں جس طرح دیگ میں پانی ابل رہا ہوتا ہے۔

اختلاف کے متعلق اصول

اس قسم کے فقہی اختلافات کے متعلق کہ مثلاً ہاتھ سینہ پر باندھے جائیں یا ناف پر اور رفع یدین کی جائے یا نہ کی جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا طریق یہ تھا کہ مختلف فقہاء نے جو استدلال قرآن و حدیث سے کئے ہیں۔ ان سب کو جائز قرار دیتے تھے۔ کیونکہ دراصل یہ سب باتیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں۔ اور یہ اختلاف امتی رحمۃ کے ماتحت سب درست ہیں۔ ان کی وجہ سے آپس میں جھگڑا نہیں کرنا چاہیئے جو جس طرح پڑھنا پسند کرتا ہے۔ اس کو پڑھنے دیں۔ اور اعتراض نہ کریں۔

ایک دفعہ ایک صاحب جو پہلے شیعہ تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب وغیرہ پڑھ کر اور حضور کے حالات دیکھ سنکر اس یقین پر قائم ہو گئے کہ بے شک حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے دعاوی میں صادق ہیں۔ اور انہوں نے حضورؑ کی بیعت کر کے داخل سلسلہ حقہ احمدیہ ہونا چاہا۔ مگر بیعت کرنے سے قبل انہوں نے دریافت کیا کہ میں باپ دادا سے شیعہ ہوں۔ اور اہل تشیع کی طرح نماز پڑھتا ہوں۔ اور انہی کے عقائد پر قائم ہوں۔ کیا میں باوجود شیعہ رہنے کے داخل احمدیت ہو سکتا ہوں۔ تو حضور نے اسے فرمایا کہ آپ صحابہ کو کبھی سب نہ کریں۔ اگر سب کیا کرتے ہیں تو اسکو بالکل ترک کر دیں۔ باقی امور میں آپ شیعہ مذہب کے طریق پر قائم رہ کر احمدی ہو سکتے ہیں۔ گو احمدی ہو جانے کے بعد وہ صاحب رفتہ رفتہ سنی ہی ہو گئے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہیں یہ اجازت دے دی تھی۔ کہ مثلاً نماز میں ہاتھ بجائے باندھنے کے ہاتھ لٹکا کر نماز پڑھ لیا کریں۔ جیسا کہ شیعہ اصحاب نماز پڑھتے ہیں۔

تکبیر اولیٰ

پہلی اللہ اکبر کے وقت آپ کانوں کی طرف ہاتھ اوپر اٹھاتے۔ مگر آپ کی انگلی کانوں کے ساتھ لگتی نہ تھی۔ بلکہ دونوں ہاتھ کانوں کے قریب پہونچکر پھر نیچے ہو جاتے۔ اور سینے پر اس طرح ہاتھ باندھتے کہ دایاں ہاتھ بائیں کلائی کے اوپر وسط کلائی سے ذرا اوپر بائیں کہنی کے قریب ہوتا تھا۔ مگر کہنی تک نہ پہونچتا تھا۔ بعض اہل حدیث اصحاب دائیں ہاتھ سے بائیں کہنی کو پکڑ لیتے ہیں۔ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ بھی ایسا کرتے تھے۔ اور حضرت مرحوم مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ کا بھی یہی طریق تھا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ طریق نہ تھا۔ بعض اہل حدیث سینہ پر ہاتھ بہت اونچے لے جاتے ہیں۔ اور حنفی اصحاب ناف پر بلکہ بعض ناف سے بھی نیچے ہاتھ باندھتے ہیں۔ ایسا کرنے والوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کچھ اعراض نہ کرتے تھے۔ اور کئی اصحاب اپنے پرانے طرز کے مطابق اس مسجد میں ہاتھ باندھتے تھے۔ جس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کسی کو روکتے نہ تھے۔ مگر حضور کا اپنا طریق عمل وہی تھا جو میں نے بیان کیا ہے۔ ہمارے معزز دوست سیٹھ عبداللہ بھائی نے ایک نماز کی کتاب بزبان انگریزی لکھی تھی۔ جسے اب انہوں نے ابوالفضل صاحب کے انتظام کے ماتحت چھوٹی تقطیع پر شائع کیا ہے۔ اس میں میرا فوٹو نماز کی حالت میں درج ہے۔

تکبیر اولےٰ کے بعد آپ سبحانک اللھم اور سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے۔ اور اگر آپ خود امام ہوتے تو سورۂ فاتحہ بلند آواز سے پڑھنے کے وقت بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند آواز سے نہ پڑھتے تھے۔ اور اگر امام کے پیچھے ہوتے تب بھی سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے۔ اور سورۂ فاتحہ کا پڑھنا ضروری سمجھتے تھے۔ لیکن اگر کوئی شخص ایسے وقت میں جماعت میں شامل ہو۔ جبکہ امام رکوع میں چلا گیا ہو۔ اور مقتدی کو سورۂ فاتحہ پڑھنے کا موقعہ نہ مل سکا ہو تو فرمایا کرتے تھے کہ ایسے شخص کی وہ رکعت بغیر سورۂ فاتحہ کے بھی پوری رکعت سمجھی جائے گی۔ اس بارے میں ایک دفعہ حضور کے عالی دربار سے ایک وضاحت ہوئی

جزیرہ ممباسہ میں شاندار جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

امسال جزیرہ ممباسہ میں تقریب سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کامیابی کے ساتھ منائی گئی۔ جلسہ سیرت النبی ریگل تھیٹر میں زیر صدارت عالی جناب آنریبل مسٹر اے بی پٹیل بار ایٹ لا ممبر لیجسلیٹو کونسل کینیا کالونی منعقد ہوا۔ صاحب صدر نے اپنی افتتاحی تقریر میں اس تحریک کی مختصر تاریخ بیان کرتے ہوئے اس کی اہمیت و عظمت اور گزشتہ سالوں میں ہندوستان اور غیر ممالک میں اس تحریک کی شاندار کامیابی اور اس کے امن بخش اور مفید نتائج پر روشنی ڈالی۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی رواداری و تحمل و بردباری کی تعریف کی۔

آنریبل موصوف کی فاضلانہ تقریر کے بعد ایک بلند پایہ ہندو لیکچرر مسٹر پی۔ ڈی ماسٹر پریذیڈنٹ تھیوسافیکل سوسائٹی نے ایک مختصر مگر پُرمغز تقریر کی۔ جس میں حضرت بانیٔ اسلام محمد رسول اللہ علیہ وسلم کی توحید کے قیام کے لئے کوششوں اور قربانیوں کا ذکر کیا۔ اور کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر اس کا مطلب بیان کیا۔ کہ یہی وحدانیت کی تعلیم اسلام کا مغز اور نچوڑ ہے۔ آپ نے اپنی تقریر میں حضرت بانیٔ اسلام کے ساتھ اپنی دلی عقیدت کا اظہار کیا۔

ازاں بعد پروفیسر عبدالرحمٰن صاحب نے "پیغمبر اسلام بحیثیت انسان" کے موضوع پر تقریر کی۔ ان کے بعد انڈین گورنمنٹ ٹریڈ کمشنر مسٹر اسماعیل نے ایک پُرجوش تقریر فرمائی۔ اور بیان کیا کہ اسلامی تعلیم اور رسولِ خدا کے اسوۂ حسنہ میں جبر و اکراہ و تشدد و استبداد کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ آخری تقریر حضرت بانیٔ اسلام اور امن عالم کے موضوع پر مختار احمد صاحب ایاز نے کی۔ اور جلسہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ حاضرین میں علاوہ مسلمانوں کے معزز ہندو، سکھ، پارسی اور عیسائی صاحبان بھی موجود تھے۔ مقامی اخبارات "ممباسہ ٹائمز" اور "کینیا ڈیلی میل" کے ایڈیٹران مستحق شکریہ ہیں کہ انہوں نے اپنے مؤقر اخبارات کے کالموں میں اس اہم تقریب پر مضامین شائع کئے۔ نیز مسٹر میکلین ڈپٹی کمشنر ممباسہ لائق شکریہ ہیں کہ انہوں نے بذریعہ پولیس مناسب انتظام اس جلسہ کے موقعہ پر کیا۔ ہم مسٹر حسین بھائی جان محمد کے بھی شکر گزار ہیں۔ کہ انہوں نے ریگل تھیٹر اس نیک غرض کے لئے وقف کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

محمد عالم

احمدی احباب وقت کی قدر وقیمت پہچانیں

وقت سب سے زیادہ قیمتی چیز ہے۔ اور اسے جس بیدردی سے عام طور پر ضائع کیا جاتا ہے۔ اس کی نظیر دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں موجود نہیں۔ اور درحقیقت ہندوستان کی پسماندگی اور ادبار کا ایک بڑا سبب یہ بھی ہے کہ اس کے فرزند اپنے وقت کی قدر وقیمت نہیں سمجھتے۔

گزرا ہوا زمانہ لوٹ کر نہیں آتا۔ گیا وقت پھر عود نہیں کرسکتا۔ زندگی کے وہ لمحات وساعات جو ماضی کے دامن میں چلے گئے۔ انسان کے قبضہ سے باہر ہوجاتے ہیں۔ بعد دنیا کی کوئی طاقت ان کو واپس نہیں لاسکتی۔ پس وقت ایک ایسی قیمتی چیز ہے۔ کہ ایک دفعہ ضائع ہوجانے کے بعد دستیاب نہیں ہوسکتی۔ بوڑھے ایام جوانی کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ آہ ہزاروں تمنائیں ان کے سینہ میں مدفون ہوتی ہیں۔ مگر آہ! ان کا زمانہ شباب عود نہیں کرسکتا۔ ان کی زندگی کے گزرے ہوئے سال۔ مہینے اور دن پھر واپس نہیں آسکتے بچپن کی یاد جذبات کو ابھارنے والی ہوتی ہے۔ جوانی کے دلوں کا احساس امنگوں میں تلاطم پیدا کرنے والا احساس ہے۔ مگر قدرت نے ہر چیز کے لئے زمانہ اور دائرہ مقرر کر رکھا ہے۔ اس زمانہ اور دائرہ کے باہر اس کا حصول ناممکن ہوتا ہے۔

ہندوستان کی مسلم قوم دیگر اقوام کی نسبت ضیاع وقت کی بہت زیادہ عادی ہے حالانکہ ہر دینی اور دنیاوی ترقی کے لئے وقت کی قدر جاننا اور وقت کی پابندی کرنا ازبس ضروری ہے اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں اور اس پسماندہ ملک میں۔ اور خود مسلمانوں میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ دیگر مفید اور کارآمد اسباق کے علاوہ حضور نے اپنے اتباع کو اپنے عمل سے وقت کی قدر کرنا سکھایا۔ مسلمان بیدل ہورہے تھے۔ اسلام کی بقاء اور نشاۃ ثانیہ میں انہیں شبہ تھا۔ انہیں اپنی ہستی معرض خطر میں نظر آتی تھی۔ توکل کی غلط تفسیر نے ان کی ہمت کو پست کردیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک طرف الٰہی بشارتوں کے ماتحت سفینۂ اسلام کے ساحل نجات پر پہنچنے کا یقین پیدا کیا۔ اسلام کی ترقی اور دوبارہ عروج کے متعلق اطمینان دلایا۔ اور فرمایا ؎

ایک مدت سے کفر اسلام کو تھا کھا تا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن

اور دوسری طرف اپنے ماننے والوں میں عمل کی طاقت اور وقت کی قیمت کا حقیقی احساس پیدا فرمایا۔ خود آپ کی زندگی کے لیل ونہار مستقل جہاد اور پیہم سعی وکوشش کے اوقات تھے۔ حتیٰ کہ مخالفین کو بھی احساس تھا۔ کہ بانی سلسلہ احمدیہ کی وفات اسلام کے جانباز اور اس کی نصرت کے لئے مجسمہ فداکاری کی وفات ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عظیم الشان یادگار منارۃ المسیح کا وجود ہے۔ اس کی تکمیل خلافت ثانیہ میں ہوئی۔ امسال اس کی سفیدی کی تجدید ہوئی ہے۔ اور قادیان میں بسنے والے اور باہر کے آنے والے ہر شخص کی آنکھ اس سفید مینار کی طرف اٹھتی ہے۔ اس مینار پر روشن ثریات برقیہ بھی موجود ہیں۔ جن کی روشنی دور سے دکھائی دیتی ہے۔ گھڑیاں موجود ہیں جو ہر انسان کو وقت بتاتی ہیں۔ مینار اپنی تمثالی زبان میں بہت سے سبق دے رہا ہے۔ وہ اسلام کے درخشندہ اور پائدار مستقبل کا بشارت دہندہ ہے۔ مسلمانوں کی آنے والی عظمت کو رمز کے طور پر بیان کر رہا ہے۔ الہام "بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید وپائے محمدیان بر منار بلند تر محکم افتاد" کی عملی تصدیق کر رہا ہے۔ اس کی روشنی اور اس کی گھڑیاں بھی سبق آموز ہیں۔ منارہ کی تجویز پر حضور علیہ السلام خود تحریر فرماتے ہیں:۔

"وہ منارہ تین کاموں کے لئے مخصوص ہے۔ اول یہ کہ تا موذن اس پر چڑھ کر پنجوقت بانگ نماز دیا کرے۔ اور تا خدا کے پاک نام کی اونچی آواز سے دن رات میں پانچ دفعہ تبلیغ ہو۔ اور تا مختصر لفظوں میں پنجوقت ہماری طرف سے انسانوں کو ندا کی جائے۔ کہ وہ ازلی اور ابدی خدا جس کی تمام انسانوں کو پرستش کرنی چاہیئے۔ صرف وہی خدا ہے۔ جس کی طرف اس کا برگزیدہ اور پاک رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم رہنمائی کرتا ہے اس کے سوا نہ زمین میں نہ آسمان میں اور کوئی خدا ہے۔ دوسرا مطلب اس منارہ سے یہ ہوگا۔ کہ اس منارہ کی دیوار کے کسی بہت اونچے حصے پر ایک بڑا لالٹین (اس وقت برقی گیسوں کا بظاہر امکان نہ تھا۔ ناقل) نصب کر دیا جائے گا۔ جس کی قریباً ایک سو روپیہ یا کچھ زیادہ قیمت ہوگی یہ روشنی انسانوں کی آنکھیں روشن کرنے کے لئے دور دور جائے گی۔

تیسرا مطلب اس منارہ سے یہ ہوگا۔ کہ اس منارہ کی دیوار کے کسی اونچے حصے پر ایک بڑا گھنٹہ جو چارسو یا پانچ سو روپیہ کی قیمت کا ہوگا نصب کر دیا جائے گا۔ تا انسان اپنے وقت کو پہچانیں۔ اور انسانوں کو وقت شناسی کی طرف توجہ ہو"

(اشتہار دربارہ منارۃ المسیح)

مؤخر الذکر مقصد آج کے مضمون کا مدعا ہے۔ یکم جنوری سے عیسوی سال کا آغاز ہوتا ہے اور ہندوستان کی حکومت بھی اسی سے نیا سال شروع کرتی ہے۔ اس لئے بالعموم یکم جنوری سے نئے سال کے شروع ہونے کا احساس پیدا ہوجاتا ہے۔ اور لوگ پچھلے ایام پر ایک حسابی نگاہ ڈال کر نئے سال کا نیا پروگرام تجویز کرتے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے تازہ ترین ارشاد فرمودہ بموقعہ جلسہ سالانہ کی رو سے عنقریب سب احمدی ہجری سال کا رواج شروع کردیں گے۔ اور قمری وشمسی ہجری حساب استعمال ہوگا انشاء اللہ لیکن میں عام دستور اور احساس کے پیش نظر اس وقت تمام احباب سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ وقت کی روحانی شناخت کے علاوہ اس کی قدر وقیمت کو پہچانیں۔ اور اپنے زندگی کے ایام میں سے کوئی دن بلکہ کوئی لمحہ بھی رائیگان نہ جانے دیں۔ کسی احمدی کے لئے ہرگز جائز نہیں کہ وہ اپنے وقت کو ضائع ہونے دے۔ اسی سلسلہ میں میں تحریک کرتا ہوں۔ کہ احباب اپنی تقریبات اور اجتماعوں کو پابند وقت بنانے کی عادت پیدا کریں۔ بعض دفعہ ایک دعوت طعام میں تین تین گھنٹے ضائع ہوجاتے ہیں۔ میرے نزدیک ہر ہندوستانی اور خصوصاً احمدی کو اور اخص طور پر قادیان میں بسنے والے احمدی کو وقت کا پابند بننے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ منارۃ المسیح کا گھڑیال ہمیں ہر منٹ اور ہر سیکنڈ یہ سبق دے رہا ہے۔ وقت آگیا ہے کہ احباب اپنے کاروبار میں "دیسی وقت" کے ناجائز استعمال کو ترک فرمائیں۔ کیونکہ مسیحائے زماں علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منارۃ المسیح بنانے میں منجملہ دیگر اغراض کے ایک بڑی غرض یہ بھی ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے آمین۔

خاکسار۔ ابو العطاء جالندھری

آل انڈیا ہندو مہا سبھا کا سالانہ اجلاس اور قرار دادیں

مسلمانانِ ہند کو مہا سبھائی ہندو کس نظر سے دیکھتے ہیں

دسمبر کے آخری ایام میں جہاں ہر طبقہ اور ہر فرقہ کے ہندوؤں نے شولا پور میں جمع ہو کر مملکت آصفیہ کے خلاف محاذ جنگ قائم کرنے کا اعلان کیا۔ وہاں ناگپور میں آل انڈیا ہندو مہا سبھا کا بھی اجلاس ہوا۔ جس میں مسٹر ایم۔ بی چٹ نوس صدر استقبالیہ کمیٹی نے تقریر کرتے ہوئے کہا

ہندو کیا کریں گے

جیسا کہ ہندو مہا سبھا کے سابقہ ریزولیوشنز سے معلوم ہوتا ہے۔ یہ بہت عرصہ تک مذہبی مجلسی اور تمدنی میدان میں کام کرتی رہی ہے۔ اور اس نے اپنے آپ کو شدھی سنگٹھن۔ اچھوت ادھار اور کمیونل ایوارڈ کی مخالفت تک محدود رکھا ہے۔ لیکن اب ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ اور اس کو علانیہ پیش کرتے ہیں۔ کہ ہندوستھان نہ صرف مسلمانوں کے لئے ہے۔ بلکہ زیادہ تر ہندوؤں کے لئے ہے۔ اگر مسلمانوں نے ہماری منشاء کے مطابق ہمارے ساتھ تعاون نہ کیا۔ تو ہندو اکیلے ان سے اور حکمرانوں سے مقابلہ کریں گے۔ تاکہ وہ اپنے ان حقوق کی حفاظت کر سکیں۔ جنہیں اب غصب کر لیا گیا ہے۔ اور انہیں پاؤں تلے روندا جا رہا ہے کانگرس کی کمزور سپرٹ۔ ذلت آمیز ذہنیت اور گھٹنے ٹیک رویہ کے خلاف اپنی ناراضگی کا اظہار کرنے کے لئے اپنی تمام تر طاقت کا اظہار کریں گے۔ ہم اسے ہرگز یہ اجازت نہ دیں گے۔ کہ وہ ان مسلم لیڈروں کے سامنے ہر بات میں گھٹنے ٹیکے۔ اور ان کے ناجائز فرقہ وارانہ کشیدگی اور خانہ جنگی پیدا کرنے والے مطالبات کو ہمارے حقوق کی قیمت پر منظور کر لے۔ ہم یہ محسوس کرتے ہیں۔ کہ کانگرس کو ہندوؤں کی طرف سے ہمارے ساتھ مشورہ کئے بغیر تیسری پارٹی کے ساتھ ہمارے ہی حقوق کا سودا کرتی پھرے۔ ہم یہ بھی محسوس کرتے ہیں۔ کہ ہندوؤں کو اتنا مضبوط ہونا چاہئیے کہ وہ کسی بھی قوم کو جو کسی بہانہ اور حیل و حجت پر ان پر حملہ کرے۔ جواب دے سکیں۔

مسلمانانِ ہند خار کی طرح کھٹک رہے ہیں

اس موقعہ پر ریاست کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے صدر صاحب نے کہا۔

کشمیر کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ جہاں ۹۵ فیصدی ہندو آبادی کو مسلمانوں نے گمراہ بنا دیا ہے۔ اور اب وہاں ہندو صرف پانچ فیصدی رہ گئے ہیں۔ کیا کوئی ہندو سینہ پر ہاتھ رکھ کر کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ پانچ فیصدی نمائندگی ویدک دھرم کی عظمت کی مظہر ہے۔ اور پھر اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ آئندہ سالوں میں کشمیر کے باہر بھی ہمیں اسی صورت حالات کا مقابلہ نہ کرنا پڑیگا۔ ایران افغانستان۔ صوبہ سرحد۔ پنجاب۔ سندھ حتیٰ کہ گجرات جو پہلے آریوں کی سرزمینیں تھیں۔ وہاں ہمارے بھائیوں کی اکثریت تپت (گمراہ) ہو چکی ہے۔ اور ہمارے دوست آج ہمارے دشمن نظر آتے ہیں۔

ہندو مسلم اتحاد ناممکن

ہندو مسلم اتحاد کو ناممکن قرار دیتے ہوئے کہا

ہندوستان کی دو بڑی قوموں کی تاریخ ہمارے لیڈروں کی آپس میں صلح کے لئے ناکام کوششیں۔ ان قوموں کی اپنی اپنی فلاسفی اور ان کے اعتقادات اس بات کو ثابت کرتے ہیں۔ کہ حالات اس قدر مختلف ہیں کہ ان کے ساتھ تھوڑے عرصہ کے لئے بھی خلط ملط ہونا ناممکنات میں سے ہے اور اس مسئلہ کا حل ہندوؤں کو مضبوط کرنے میں ہے۔ ایک مضبوط مخالفانہ محاذ بنایا جائے۔ تاکہ ہمیں وہ عزت حاصل ہو۔ جو طاقتور اور منظم کے لئے ہوتی ہے۔

ہندوؤں کے تمام فرقوں سے مخالفانہ محاذ قائم کرنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا۔ ضروری ہے۔ کہ تمام فرقے آل انڈیا ہندو سنگٹھن کے لئے کچھ نہ کچھ کریں۔ ان ظلموں کو روکیں جو ہر سال ان پر کئے جا رہے ہیں۔ مسجدوں کے آگے باجا بجانے نہیں دیا جاتا گائے کی قربانی کی جاتی ہے۔ مذہبی جگہوں مثلاً شومندر دہلی۔ شہید گنج لاہور پر کمروفریب سے قبضہ کیا جا رہا ہے۔ بنوں میں ڈاکے ڈالے جا رہے ہیں۔ ہندو ایک کمزور شکار نہ ہونا چاہئیے۔ تاکہ ہم اپنے کلچر اور وجود کی حفاظت کر سکیں۔

صدارتی تقریر

ہندو مہا سبھا کے صدر مسٹر ونائک دامودر ساورکر نے اپنی صدارتی تقریر میں ہندوؤں کو تلقین کی۔ کہ وہ آئندہ اپنے ووٹ کانگرس کو ہرگز نہ دیں۔ اور انتخابات میں صرف کٹر اور قوم پرست ہندوؤں کی حمایت کیا کریں تقریر کو جاری رکھتے ہوئے صدر نے کہا کانگرس کو موجودہ عروج ہندوؤں کی بدولت حاصل ہوا ہے۔ لیکن ہندوستان کے سات صوبوں میں برسر اقتدار آنے کے بعد کانگرس نے یک لخت ہندوؤں کی طرف سے آنکھیں پھیر لی ہیں۔

مسلمانوں کے متعلق

مسلمانوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا مسلمان شروع سے آخر تک مسلمان ہیں۔ اور ہندوستانی بھی نہیں۔ اب جبکہ لکھو کھا ہندوؤں کی قربانیوں کی بدولت کچھ حقیقی اختیارات ملنے لگے ہیں مسلمان بھی گھروں سے نکل آئے ہیں اور اپنا حصہ مانگنا شروع کر رہا ہے۔ ہندوؤں کو ہندوستان کا ایک فرقہ سمجھنا پرلے درجے کی بیہودگی ہے۔ جس طرح جرمنی میں جرمن قوم ہے اور یہودی فرقہ۔ اسی طرح ہندوستان میں ہندو قوم ہے اور مسلمان ایک اقلیت ہندو اس بات کی اجازت دینے کے لئے تیار ہیں۔ کہ آزاد ہندوستان میں اقلیتوں کو مکمل مذہبی تمدنی اور لسانی آزادی حاصل ہو بشرطیکہ اس سے امن عامہ میں خلل نہ پڑے اور نہ ہی دوسرے شہریوں کے مساوی حقوق پر کوئی اثر پڑے۔

اسی سلسلہ میں کہا۔ اگر مسلمان گارنٹی دیں۔ کہ آزاد ہندوستان کے مفاد سے غداری نہیں کریں گے۔ تو ہندو ان سے بغل گیر ہونے کے لئے تیار ہیں۔ ورنہ ہم جنگ آزادی جاری رکھیں گے۔ اور مستقبل قریب میں آزاد ہندوستان اور عظیم الشان ہندو قوم کا دوبارہ جنم ہو گا۔ سنگٹھن کی اپیل کرتے ہوئے مسٹر ساورکر نے شدھی کی تحریک کو اس شوق اور دھن سے جاری کرنے پر زور دیا جس طرح سے عیسائی مشنری ہندوستان میں عیسائیت کی اشاعت کر رہے ہیں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہا۔ کہ سیاسی طور پر ہندوؤں اور عیسائیوں میں اتحاد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ عیسائیوں کے پیش نظر ہندوؤں کے خلاف کوئی پولیٹیکل مشن نہیں۔ نہ ہی لسانی اور تمدنی طور پر وہ ہندوؤں سے علیحدگی کا مطالبہ کرتے ہیں۔

قرار دادیں

ہندو مہا سبھا نے جو قرار دادیں منظور کیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ ریاست حیدرآباد کے آریوں نے جو شورش شروع کی ہے اس میں تمام ہندوستان کے ہندو ان کی امداد کریں۔ اس موقعہ پر صدر نے حاضرین کو مخاطب کر کے کہا۔ "ہندوؤں کے وقار کا دارومدار آپ پر ہے۔ میں والنٹیر چاہتا ہوں روپیہ میں دونگا" اس پر اعلان کیا گیا کہ بہت سے ہندو نوجوانوں کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ جن میں سے دو خون سے لکھی ہوئی ہیں۔ دوسری قرار داد میں ہندوستانی فوج میں ہندوؤں کو کثرت سے داخل کرنے مختلف صوبوں میں ملٹری کالج قائم کرنے اور آئندہ پندرہ برس میں ہندوستان کی تمام فوج کو ہندوستانی بنانے پر زور دیا نیز اسلحہ رکھنے کی کھلی آزادی کا مطالبہ کیا گیا۔

صدر صاحب کی پیش کردہ ایک قرار داد یہ پاس کی گئی۔ کہ آئندہ ہندو صرف ہندوؤں کی دوکانوں سے سودا خریدیں۔

قادیان میں باموقعہ سکنی قطعات

اس وقت قادیان کے مختلف محلہ جات میں باموقعہ سکنی قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ پس جو احباب جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اس خواہش کو اپنے دلوں میں پیدا کرکے واپس گئے ہوں کہ انہیں مرکز سلسلہ کے ساتھ ہر رنگ میں تعلق بڑھانا چاہیئے۔ (مگر ابھی تک وہ کسی وجہ سے قادیان میں سکنی زمین نہ خرید سکے ہوں) ان کے لئے مناسب ہے کہ مکان بنانے کے لئے ابھی سے حسب پسند زمین خرید لیں۔ ورنہ بعد میں آبادی کے بڑھ جانے کی وجہ سے اس قدر قریب زمین عمدہ موقعہ کی نہیں مل سکے گی۔ قیمت ہر موقعہ کے مطابق الگ الگ مقرر ہے سکنی قطعات کے علاوہ ریلوے سٹیشن کے قریب پچاس فٹ کی سڑک پر دوکانوں کے لئے بھی قطعات موجود ہیں۔ جو کسی وقت بارونق بازار کی صورت اختیار کرنے والے ہیں۔ خواہشمند احباب خاکسار کے ساتھ خط و کتابت فرمائیں۔ انشاء اللہ موقعہ کے انتخاب اور ریٹ وغیرہ کے لحاظ سے دوستوں کو فائدہ رہے گا۔

مرزا بشیر احمد قادیان